صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جذبۂ اتباعِ سنت

تحریر: الشیخ عبدالجبار انعام اللہ سلفی

اس روئے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کوئی جماعت اور گروہ سب سے افضل اور لائق اتباع و پیروی ہے تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے، وہ انبیاء کے بعد انسانوں میں سب سے افضل اور لائق تکریم ہیں، وہ خلوص وللّٰھیت حق گوئی پرستی، علمی گہرائی، فکری گہرائی، تکلف وتصنع سے بیزاری، صدق مقالی، امانت داری صبر وشکیبائی، تواضع و خاکساری، شجاعت و بہادری، زہد وتقویٰ، محبت الٰہی، ومحبت رسول ﷺ میں فدائیت اخلاق فاضلانہ اور کردار کریمانہ میں یکتائی، دین حق کی راہ میں فنائیت اور سب سے وفاداری کے پیکر تھے۔

انہوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کیلئے وقف کردی، توحید کے رخ زیبا کو داغدار ہونے سے بچایا، شرک کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں کا ازالہ کیا، اوھام وخرافات کی آندھی کا رخ موڑ دیا، نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ پہنچا کر ہی دم لیا، وہ اپنوں کیلئے ابریشم سے بھی زیادہ نرم اور دشمنوں کیلئے فولاد وثابت ہوئے، وہ ہمہ وقت اور ہر گھڑی اللہ کی رحمت کے متلاشی اور اس کے قہر وغضب کے ڈر سے لرزاں و ترساں رہنے والے تھے، وہ راتوں میں شب زندہ دار اور دن میں میدان کارزار کے سپاہی تھے، تبھی تو ان کی عظمت ومرتبت کا اعتراف خود اللہ نے کیا ہے اور اپنی کتاب مقدس قرآن مجید کی متعدد آیات میں مختلف پیرایوں میں ان کے مقام ومرتبہ کو اجاگر کیا ہے اور دنیا وآخرت میں عظیم فوز وفلاح کا مژدۂ جانفزا سنایا ہے مثلاً فرمایا﴿والسابقون الأولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و رضوا عنه و اعدلهم جنات تجری تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلک الفوز العظيم﴾[التوبة: ١٠٠] ''اور مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا، اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کیلئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔'' اور کہیں کہا: ﴿محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من

الله و رضوانا سيماهم في وجوههم من أثر السجود﴾[الفتح: ٢٩] محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔

کہیں راہ اسلام میں ان کی فدا کاری کے بے پناہ جذبات کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ﴿الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح للذين أحسنوا منهم واتقوا اجر عظيمO الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيلO فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم﴾[آل عمران: ۱۷۲۔۱۷۴] ''جن لوگوں نے اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں پورے زخم لگ چکے تھے ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری برتی ان کیلئے بہت زیادہ اجر ہے وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کیے ہیں تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت وفضل کے ساتھ یہ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

کہیں پر انہیں سچے مومن کا سٹیفکیٹ دیتے ہوئے فرمایا: ﴿والذين آمنوا و هاجروا و جاهدوا في سبيل الله والذين آووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة و رزق كريم﴾ [الانفال: ۷۴] ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی، یہی لوگ سچے مؤمن ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔'' اس طرح کی اور آیات ہیں جن کے اندر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی احادیث میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت اور مرتبت کو بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا ہے۔

چند احادیث درج ذیل ہیں:

۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا (لا تسبّوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم و لا نصيفه) ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ قسم

ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی راہ خدا میں خرچ کردے پھر بھی وہ اجر وثواب کے اعتبار سے ان کے خرچ کردہ ایک مد یا نصف مد کے برابر بھی ثواب حاصل نہ کرسکے گا۔'' [صحیح بخاری]

۲۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امت کا امین قرار دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(**النجوم أمنة للسماء فاذا ذهبت النجوم أتى السماء ما توعد و أنا أمنة لأصحابى فاذا ذهبت أتى أصحابى ما يوعدون و أصحابى أمنة لأمتى فاذا ذهب أصحابى أتى أمتى ما يوعدون**)[صحیح مسلم] ''ستارے آسمان کے امین ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان سے وہ کچھ نازل ہوگا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کا امین ہوں جب میں ان کے درمیان سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان چیزوں کا سامنا ہوگا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اسی طرح میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے امین ہیں جب وہ دنیا سے چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ ساری مصیبتیں ٹوٹیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

۳۔کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظمت صحابہ کو یوں بیان فرمایا(**ان خيركم قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم**)''بہتر میری صدی کے لوگ ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں۔''[صحیح مسلم]

۴۔ایک اور حدیث کے اندر بیعت رضوان میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(**لا يدخل النار أحد ممن بايع تحت الشجرة**)''وہ شخص جہنم میں داخل ہو ہی نہیں سکتا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو۔''[سنن ترمذی]

۵۔خالص انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''انصار سے محبت وہی کرتا ہے جو مؤمن ہے اور ان سے نفرت وہی کرتا ہے جو منافق ہے، جو اُن سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو اُن سے نفرت کرتا ہے تو جان لو کہ اللہ بھی اس سے نفرت کرتا ہے۔[صحیح مسلم]

انہیں یہ عظمت، مقام ومرتبہ اور شرف وبلندی صرف اور صرف اللہ کی اطاعت اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے جذبہ کی بنیاد پر حاصل ہوئی، یہ وہ نفوس قدسیہ تھے جن کی پوری زندگی کتاب وسنت تھی اور چلتے پھرتے اسلامی تعلیمات کے عکس تھے، اوامر کو بجالانے اور نواہی سے بچے رہنے میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا، ان کے دلوں میں سنت نبویہ پر عمل کرنے کا جذبہ اس قدر موجزن تھا کہ حکم ہوا: بیٹھ جاؤ بیٹھ گئے، حکم ہوا: کھڑے ہو جاؤ

کھڑے ہوگئے، حکم ہوا: چلو چلنے لگے غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ ''فداہ ابی و امی'' کی زبان مبارک سے جو کچھ انہوں نے سنا، آپ ﷺ کو جو کچھ بھی کرتے ہوئے دیکھا تاحیات اس پر عمل پیرا رہے اور ان کے دلوں میں کبھی یہ خیال بھی نہ گزرا کہ فلاں سنت چھوٹی یا غیر اہم ہے اسے نظر انداز بھی کردینا چاہیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اتباع سنت کے تعلق سے کتب احادیث بھری پڑی ہیں، انہیں میں سے چند مثالیں پیش کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ صادق کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آج کے مسلمان بھی اپنے آپ کو سنت نبوی کی پیروی کا خوگر بنانے کی کوشش کریں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کفار مکہ نے عمرہ کرنے سے روک دیا تو آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احرام کھولنے، قربانی کرنے اور حلق کرانے کا حکم صادر فرمایا لیکن کسی نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ رسول اللہ ﷺ پریشان ہوئے کہ آخر کیا بات ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ نے خود پہلے قربانی کی، سر منڈایا اور احرام کھول دیا، یہ دیکھنا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیوانہ وار ٹوٹ پڑے اور اس عمل کو انجام دینے لگے۔ [الرحیق المختوم اردو ص ۵۳۸]

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ''میں کسی ایسی چیز پر عمل نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں آپ کے قول وفعل میں سے کچھ بھی چھوڑ دوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ [صحیح بخاری]

عابس بن ربیع کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ [صحیح بخاری]

حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ ان کے شوہر قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے شوہر کے گھر میں ہی مقیم رہ کر عدت پوری کرو، وہ بیان کرتی ہیں کہ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھ سے اس مسئلہ کی تفصیل دریافت کی۔ میں نے انہیں (تفصیل سے) خبر دے دی چنانچہ انہوں نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔ [سنن ابی داؤد]

ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا (نائب) گورنر

مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا، اس دوران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ منافقون تلاوت فرمائی۔ حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ نے وہی سورتیں تلاوت کی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے (یہ سورتیں اس لیے پڑھی ہیں کیونکہ میں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ میں یہی سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔[صحیح مسلم]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دینے کیلئے منبر پر کھڑے ہوئے تو (حاضرین) سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو مسجد کے دروازے میں ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا عبداللہ! مسجد کے اندر آجاؤ۔[سنن ابوداؤد]

حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب شام سے واپس آئے تو ہم ان سے عین التمر مقام پر ملے، میں نے دیکھا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور منہ قبلہ سے بائیں طرف تھا، اس پر میں نے کہا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے جواب دیا تھا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتا نہ دیکھتا تو کبھی نہ کرتا۔[صحیح بخاری]

مسواک کرنا سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس پر عمل کیا ہے اور اپنی امت کو اسے اپنانے کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **(لو لا ان أشق علی أمتی لأمرتھم بالسواک عند کل صلاۃ)** ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو ہر نماز کے وقت انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' [صحیح مسلم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو مسواک کرتے ہوئے آتے یا گھر میں داخل ہو کر پہلا کام مسواک کی صورت میں انجام دیتے تھے۔[صحیح مسلم]

مسواک کرنا اگرچہ سنت ہے لازم نہیں لیکن پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیشہ آپ کے طرز عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ جو خود اس حدیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں ان کے شاگرد ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی شہادت یہ ہے کہ **(فرأیت زیدا یجلس فی المسجد و ان السواک من أذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک)** ''میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور کان پر

جہاں کاتب اپنا قلم رکھتا ہے وہ مسواک رکھتے تھے جب نماز کیلئے اٹھتے تو مسواک کر لیتے۔'' [سنن أبی داود]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اتباع سنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور احکام کی پیروی کو سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے، بعض اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار خلافت میں شکایت کی یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے ہیں تو فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے سرمو انحرف نہیں کرتا۔ [صحیح مسلم]

ایک مرتبہ مدینے سے اپنے قصر کی طرف جو مقام عقیق میں تھا تشریف لے جا رہے تھے راہ میں ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرام قرار دیا تھا اس لیے انہوں نے اس کے اوزار چھین لیے۔ غلام کے مالک نے آ کر اس کا مطالبہ کیا تو فرمانے لگے معاذ اللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش کو واپس کر دوں اور اوزار کے واپس دینے سے قطعاً انکار کر دیا۔ [صحیح مسلم]

یہی صرف نہیں بلکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی یہ فداکاری اور جانثاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی باقی رہی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو جتنے کپڑوں میں کفنایا گیا اور جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی گئی ان کی کوشش رہی ہے کہ اس سے بھی تجاوز نہ کریں۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں وصیت فرمائی (**الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**) ''میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچھ اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بنائی گئی۔'' [صحیح مسلم]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی سنت کی پابندی شدت سے کرتے تھے، آخری عمر میں جبکہ قویٰ ریاضت جسمانی کے متحمل نہ تھے، اس وقت بھی مسنون روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے، ایک مرتبہ غلام نے کہا کہ اب آپ کی عمر ضعف و ناتوانی کی ہے آپ کیوں دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کا التزام کرتے ہیں؟'' کہا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔'' [مسند احمد]

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا درجہ کافی بلند تھا، جذبہ اتباع سنت ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، حضرت نافع رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے خادم اور شاگرد خاص تھے اور جو اُن کی خدمت میں تیس برس رہے تھے، وہ تابعین اور اپنے شاگرد سے کہتے کہ اگر اس زمانہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہوتے تو ان کو آثار نبوی کی شدت سے اتباع کرتے ہوئے دیکھ کر تم یہی کہتے کہ یہ دیوانہ ہیں [المستدرک] ان کی ہر ادا سے شان نبوی آشکارا تھی اور وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ کام اسی طرح کرتے تھے جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے

تھے اس کی مثالیں حدیث کی کتابوں میں بکثرت مذکور ہیں:

ا۔ ہمیشہ باوضو رہنا اور باوضو رہتے ہوئے دوسری نماز کے وقت وضو کرنے کی فضیلت متعدد احادیث میں بیان ہوئی ہے اس فضیلت کو بھی پانے کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر حد درجہ جذبہ موجود تھا چنانچہ ابوغطیف ہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو کر کے نماز ادا فرمائی، پھر عصر کی اذان ہوئی آپ نے دوبارہ وضو فرمایا، یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا (**كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول من توضا على طهر كتب الله له عشر حسنات**) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس کسی نے باوضو ہونے کے باوجود وضو کیا تو اس کے اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' [سنن أبي داوٗد] اور میں ان نیکیوں کے حصول اور تلاش میں لگا ہوں۔

۲۔ اسی طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن أبي عامر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حکم دیا کہ نماز کیلئے وضو کیا کریں خواہ باوضو ہوں یا وضو ٹوٹ چکا ہو پھر جب لوگوں کیلئے یہ امر دشوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کیلئے مسواک کرنے کا حکم دیا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آگے فرماتی ہیں (**فكان ابن عمر يرى ان به قوة فكان لا يدع الوضوء لكل صلاة**) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر طاقت پاتے تھے اس لیے وہ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے۔ [سنن ابی داوٗد]

۳۔ صرف عبادات میں نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقی اور بشری عادات کی بھی وہ پوری پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ جب وہ حج کیلئے سفر میں نکلتے تھے تو آنحضرت اس سفر میں جن جن مقامات پر اترتے تھے، وہاں بھی منزل فرماتے تھے جن مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھی تھیں وہاں یہ بھی پڑھتے تھے۔ [اسد الغابہ ۳/۲۳۶]

سفر حج میں وہی راستہ اختیار کرتے جن راستوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذرا کرتے تھے، عرفہ میں وہیں ٹھہرتے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے تھے۔ انتہا یہ کہ جس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی طہارت حاصل کی تھی اس مقام پر پہنچ کر وہ بھی طہارت کیا کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوار اور پیادہ دونوں طریقوں سے تشریف لے گئے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عمل تھا۔

انتہا یہ کہ جس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی طہارت حاصل کی تھی اس مقام پر پہنچ کر وہ بھی طہارت کیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوار اور پیادہ دونوں طریقوں سے تشریف لے گئے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عمل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں اتر کر نماز پڑھی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی کرتے تھے [صحیح مسلم]

نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہونے سے قبل مقام ذی طوی میں تھوڑا سو لیتے تھے، پھر اٹھتے اور صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہمیشہ اسی پر عامل رہے۔ [صحیح بخاری]

۴۔ عام دعوت خصوصاً دعوت ولیمہ قبول کرنا مسنون ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں بھی ولیمہ رد نہ کرتے تھے، اگرچہ اس حالت میں کھانے میں شریک نہ ہو سکتے تھے مگر داعی کے یہاں حاضری ضرور دیتے تھے [صحیح بخاری]

۵۔ مشہور تابعی حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ سے گزرے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راستے سے دور ہٹ گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے اس لیے میں نے ایسا کیا۔ [صحیح الترغیب]

۶۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھوس لیں اور اس راستے سے ہٹ گئے، پھر آپ نے مجھ سے پوچھا نافع کیا اب کچھ آواز سن رہے ہو میں نے کہا نہیں، تو پھر انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو ایسے ہی کیا (اس لیے میں نے بھی ایسے ہی کیا ہے) [سنن أبی داؤد]

۷۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چھینک ماری اور کہا: (**الحمد لله والسلام على رسول الله**) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں بھی کہتا ہوں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چھینک کے موقع پر یہ نہیں سکھایا بلکہ آپ ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا کہ ہم (**الحمد لله على كل حال**) کہیں۔ [سنن الترمذی]

۸۔ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھلے بٹنوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، تو میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب میں کہا میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو بھی ایسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ [ضعیف الترغیب]

۹۔ شریعت کا حکم ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرنا چاہتا ہے تو بغیر وصیت کے دو رات بھی نہ گزارے اور وصیت تحریری شکل میں کرے، اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا تاکیدی حکم اس طرح ہے (**ما حق امرء مسلم له شئی یوصی فیه یبیت لیلتین الا ووصیته مکتوبة عنده**) [صحیح بخاری]

چنانچہ اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (**ما مرّت عليّ ليلة منذ سمعت رسول الله ﷺ قال ذلك الا وعندی وصیتی**) رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے سننے

کے بعد مجھ پر کوئی رات ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری تحریری وصیت موجود نہ ہو۔[صحیح مسلم]

غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ کے وہ تمام حرکات وسکنات جو آپ نے بطور سنت کیے یا طبعا صادر ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب کی اقتداء کرنا ضروری سمجھتے تھے۔اس طرح اور بہت ساری مثالیں کتب احادیث میں موجود ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اتباع سنت پر واضح دلیل ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلوب واذھان میں اتباع سنت نبوی ﷺ کا جذبہ کس قدر موجزن تھا،آج کے مسلمانوں پر اس کا قیاس بعید تر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود تو سنت پر عامل تھے ہی لیکن اس کے ساتھ اگر کسی کو سنت رسول ﷺ کی پامالی کرتے ہوئے دیکھتے تو اسے تنبیہ کرتے اور نہ ماننے پر اس سے قطع تعلق بھی کرلیا کرتے تھے چاہے وہ اپنا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ کی بندیوں (یعنی خواتین کو) مسجد میں نماز کیلئے آنے سے نہ روکو، یہ سن کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا ہم تو انہیں روکیں گے اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سخت غصہ میں آگئے اور کہنے لگے میں تمہیں حدیث رسول اللہ ﷺ بیان کررہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں روکیں گے۔[صحیح مسلم]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے یہ دیکھ کر انہوں نے فرمایا کہ اس خبیث کی طرف دیکھو (سنت کے برخلاف) بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ''جب لوگوں نے تجارت کا کھیل کود دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔[صحیح مسلم]

حضرت عمارہ بن رویبہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان (حاکم وقت) کے بیٹے بشیر کو منبر (دوران خطبہ) دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''اللہ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا اور پھر اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔[صحیح مسلم] ان کے علاوہ اور بھی مثالیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ذرہ برابر سنت نبوی سے انحراف کو برداشت نہیں کرتے تھے،فوراً اس پر نکیر کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کتاب وسنت کا حامل بنائے سنت کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا جذبہ صادق ہمارے سینوں کے اندر جاگزیں فرمائے،اوامر کو بجالانے اور نواہی سے بچنے کی توفیق دے۔آمین۔